علامہ ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ

تحریر: مولانا محمد رمضان یوسف سلفی
فیصل آباد

عالم اسلام کی عظیم المرتبت شخصیات میں علامہ ناصر الدین البانی کا اسم گرامی تاریخ کے اوراق میں ہمیشہ نقش رہے گا۔ وہ عہد حاضر کے امام، عالم اجل، محدث عالی قدر اور فقیہ نامدار تھے۔ زہد و تقویٰ، اتباع سنت اور ورع و عبادت میں بھی یگانہ روزگار تھے۔ بلند پایہ محقق اور مصنف تھے، احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کو خاص شغف تھا۔ اس باب میں انہوں نے اپنی علمی بصیرت اور فہم و ادراک سے گراں قدر خدمات سر انجام دیں۔

علامہ موصوف کا ذوق مطالعہ، تحقیق، مسائل میں درک اور رجال حدیث کے فن میں کامل دسترس یہ ان کے وہ اوصاف گوناگوں تھے۔ جن کے باعث وہ عالم اسلام میں مقام رفعت پر متمکن ہوئے۔ علامہ مرحوم نے مطالعہ حدیث کے لئے ایک ایسے تحقیقی طریقے کو متعارف کروایا کہ جس سے علوم اسلامیہ کی وسعت اور اس کا کمال سامنے آتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ شیخ البانی کے کام کو دیکھ کر عہد رفتہ کے محدثین کرام کی عظمت اور یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ انہوں نے فہم و بصیرت، حکمت و دانائی اور اپنے تبحر علمی سے جس طرح حدیث دشمنی اور محدثین کرام کے خلاف سازشوں کو بے نقاب کیا، یہ ان کی اسلام کیلئے بہت بڑی خدمت ہے جسے تا ابد یاد رکھا جائے گا۔ علامہ مرحوم علمی اعتبار سے عالم اسلام کی آبرو اور فضل و کمال میں اپنی مثال آپ تھے۔ داعی سنت نبویؐ، زبدۃ المحدثین اور فخر علمائے دین تھے۔ شب و روز حدیث کی تدریس ان کا مشغلہ تھا۔ علامہ مرحوم کی دینی خدمات اور تگ و تاز علمی کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ تاریخ میں ان کا نام سنہری حروف میں لکھا جائے گا۔

شیخ محمد ناصر الدین البانی ۱۳۳۳ھ (۱۹۱۴ء) میں البانیہ کے دارالحکومت اشقودرۃ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام الحاج نوح انجاتی البانوی تھا۔ جو کہ نیک طینت اور متدین عالم دین تھے لوگوں کو دینی علوم سکھاتے اور ان کی راہنمائی فرماتے۔

جنگ عظیم اول کے بعد آپکے والد دین البانیہ سے ترک سکونت کر کے ترکی آ گئے اور یہاں سے تھوڑے عرصے بعد ہی ہجرت کر کے شام میں آکر سکونت پذیر ہوئے۔ علامہ البانی مرحوم کی ابتدائی تعلیم "مدرسہ جمعیۃ الاسعاف الخیری دمشق" میں ہوئی۔ انکے اساتذہ میں شیخ سعید البرہانی اور راغب الطباغ کے اسمائے گرامی لائق تذکرہ ہیں۔ علامہ البانی کے والد کی خواہش اور کوشش تھی کہ یہ مذہب حنفی کے مقلد رہیں لیکن علامہ موصوف نے علم حدیث کی طرف خصوصی توجہ دی اور حدیث کا علم حاصل کیا۔ آپ عمر کے بیسویں سال میں تھے کہ علامہ رشید رضا مصری کے مجلہ المنار میں شائع ہونے والے علمی مباحث سے متاثر ہو کر انہوں نے علم حدیث میں اول کام الحافظ العراقی کی کتاب "المغنی عن حمل الاسفار فی تخریج ما فی الاحیاء من الاخبار" کا تعلیقات کے ساتھ نقل کرنا ہے۔ یہ ان کی اولین کاوش تھی جس نے انہیں علمی دنیا میں معروف کر دیا۔ دمشق کے مشہور ادارے "المکتبۃ الظاہریہ" کے احباب نے ان کی علمی استعداد سے متاثر ہو کر ان سے مستفید ہونے کیلئے اپنے یہاں ایک کمرہ ان کو دے دیا اور مکتبہ کی چابی بھی ان کو دے دی کہ جب چاہیں وہ مکتبہ میں آ سکتے ہیں۔ آگے چل کر علامہ موصوف نے خوب نام پیدا کیا اور ملک شام کے بلاد امصار میں توحید و سنت کی خوب نشر و اشاعت کی۔ بعض لوگوں سے ان کے مناظرے بھی ہوئے اور انہیں اس سلسلے میں مصائب و آلام سے بھی گزرنا پڑا۔ دو بار آپ پابند سلاسل بھی کیے گئے۔ لیکن ان کی راہ میں کوئی چیز رکاوٹ نہ بن سکی آپ ثابت قدمی سے اپنے کام میں مصروف رہے۔

درس و تدریس کے سلسلے میں آپ دیگر دینی مراکز کے علاوہ جامعہ اسلامیہ مدینہ

بقیہ صفحہ نمبر ۳۲